

ایمان کی حفاظت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایمان جیسی عظیم دولت عطا فرمائ ایمان اتنی قیمتی دولت اتنا قیمتی سرمایہ ہے جو قبر میں بھی کام آنے والا ہے اور حشر میں بھی کام آنے والا ہے مگر افسوس کہ ہمیں اور آپ کو اپنے ایمان کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے اس لئے کیوں کہ ہمیں یہ عظیم دولت بغیر کسی محنت و مشقت کے حاصل ہو گئ ہے ہمیں ایمان پانے کے لئے جدوجہد نہیں کرنی پڑی پیٹ میں پتھر نہیں باندھنے پڑے ارے ایمان کی قدر حضور سے پوچھو کہ جنھوں نے طائف کے بازاروں میں کفار و مشرکین کے پتھر کھائے حضرت زید بن حارثہ فرماتے ہیں کہ حضور کو طائف میں اس قدر سنگسار کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک خون سے بھر چکے تھے زید بن حارثہ کہتے ہیں یا رسول اللہ بددعا فرما دیں حضور فرماتے ہیں ارے ہیں تو میرے امتی یہ مجھے جانتے نہیں ہیں ایمان کی اہمیت پوچھو امام حسین سے کہ کیا ضرورت پڑی تھی کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں جانے کی علی اکبر کو بھی قربان کر رہے ہیں علی اصغر کو بھی قربان کر رہے ہیں عون و محمد کو بھی دے دیا کیا وجہ ہے تو جواب یقیناً یہ ملیگا کہ حسین کا کنبہ شہید ہوتا ہے ہو جائے مگر نانا کے غلاموں کا ایمان بچ جائے ایمان کی قدر پوچھو حضور حافظ بخاری سے کہ جو سہسوان میں اپنی زمین و جائداد چھوڑ کر پھپھوند شریف تشریف لائے کیوں کیوں کہ پھپھوند کے رافضیوں سے بھولے بھالے سنیوں کا ایمان محفوظ رہے ایمان کی قدر اور اسکی اہمیت پوچھو بلال حبشی سے کفار مکہ نے سینے پے خنجر رکھا اور کہتے ہیں بلال محمد عربی کا دین چھوڑ دو بلال جواب دیتے ہیں جان جا سکتی ہے مگر ایمان کا سودا نہیں ہو سکتا



ایمان کی حفاظت



میں یہ آپ سے اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جس دور میں ہم جی رہے ہیں یہ دور بڑا ہی پر فتن دور ہے اس دور میں ایمان بچانا ہاتھ میں انگارہ لینے سے زیادہ مشکل ہے یہی وہ دور ہے جس کے بارے میں سرکار کا ارشاد گرامی ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا مؤمنا و یمسی کافرا یبیع دینہ بعرض الدنیا اعمال صالحہ میں جلدی کرو عنقریب اندھیری رات کی طرح فتنے نازل ہونے والے ہیں ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ صبح کو آدمی مؤمن ہوگا شام کو کافر ہوگا عارضی دنیا کے بدلے اپنا دین بیچ ڈالیگا آج اگر آپ دنیا کا جائزہ لیں تو پتہ چلیگا محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے غیر اللہ کے آگے جھکتے ہوئے نظر آرہے ہیں انسان جتنا بڑا دولت مند ہو اگر ایمان کی دولت اس کے پاس نہیں ہے تو اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور نسان اگر کتنا ہے غریب ہو اگر ایمان کی دولت اس کے پاس ہے تو سب کچھ اس کے پاس ہے جگہ جگہ ہمارے ایمان کے لٹیرے موجود ہیں کبھی خارجیت کی شکل میں کبھی رافضیت کی شکل میں کبھی وہابیت کی شکل میں کبھی دیوبندیت کی شکل میں کبھی قادیانیت کی شکل میں ایمان کے ان لٹیروں سے خود کو بچانا اور اپنے اہل خانہ کو بچانا اھم الفرائض ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم دین رسول شریعت رسول احکام شرع کو جانیگے



ایمان کی حفاظت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن پاک میں پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولاتموتن الا وأنتم مسلمون اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر ہی مرنا اس آیت کے تحت تفسیر نعیمی کے اندر مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں ہمیشہ مومن رہنا جب بھی موت آئے اچھی حالت میں آئے ایسا نہ ہو کہ روح نکلتے وقت فرشتے تمیں کفر کی حالت میں پائیں کیوں کہ اعتبار خاتمے کا ہے جیسا خاتمہ ہوگا ویسا اجرو صلہ ملیگا کوئی مسلمان مسلمان ہو کر یہ نہ سوچے کہ آخری وقت بھی مسلمان ہی رہیں گے کیوں کہ آخری وقت بھی شیطان لعین ایمان چھیننے کی کوشش میں رہتا ہے امام فخرالدین رازی جو بہت بڑے وقت کے علامہ فہامہ جن کی تفسیر کبیر کسی تعارف کی محتاج نہیں جب ان کا وقت وصال آیا تو شیطان انکے پاس آتا ہے کہتا ہے اللہ ایک نہیں ہے امام فخرالدین رازی نے اللہ کے ایک ہونے پر تین سو ساٹھ دلیلیں دیں شیطان نے اپنے علم سے ساری دلیلوں کو رد کر دیا آپ کشمکش کے عالم میں ہیں اپنے مرشد کو یاد کرتے ہیں آپ کے مرشد حضرت نجم الدین کبری وضو فرما رہے تھے آپ نے دیکھا کہ میرا مرید مجھے مشکل وقت میں پکار رہا ہے آپ نے وہیں سے پانی لیکر پھنکا اور کہا فخرالدین رازی کہ دے کہ میں بغیر دلیل کے اللہ کو ایک مانتا ہوں



ایمان کی حفاظت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیں ہر وقت خوف خدا اور اپنے ایمان کی فکر ہونا چاہیے آو ذرا عمر بن خطاب کی بارگاہ میں بائس لاکھ مربہ میل کا مالک عمر جس کے زور بازو نے قیصر و کسری کی دیواروں کو ہلا کے رکھ دیا بیت المقدس کو جس نے فتح کیا جس کے بارے میں سرکار فرماتے ہیں عمر جس گلی سے گزر جاتا ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے وہ عمر فرماتے ہیں حلیۃ الاولیاء کے اندر ابو نعیم اصفہانی لکھتے ہیں لو ماتت شاۃ علی شط الفرات ضائعۃ لظننت ان اللہ تعالی سائلی عنھا یوم القیامہ کہ اگر نہر فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مر گئی تو عمر کو خوف ہوتا ہے اپنے رب سے کہیں روز قیامت میرا رب مجھ سے پوچھ نہ لے عمر بتا حکومت تیری تھی بکری بھوکی کیسے مری

مولائے کائنات کا جب آخری وقت آیا تو اپنے بیٹوں کو جمع کر کے وصیت کی وصیت کیا تھی اوصیکم بتقوی اللہ بیٹوں اللہ سے ڈرتے رہنا

حضور غوث پاک کو کون نہیں جانتا عید کے دن لوگوں نے کہا کچھ اشعار لکھ دیں کل عید ہے تو شہنشاہ بغداد نے کیا لکھا فرماتے ہیں کہ لوگ کہ رہے ہیں کہ کل عید ہے اور ہر مومن کے دل میں خوشیوں کا سمندر موجزن ہے لیکن سنو جس دن عبد القادر اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لیکر جائگا وہی دن عبد القادر کے لئے عید کا دن ہوگا

ہم ولیوں سے محبت کا دعوی تو کرتے ہیں مگر افسوس نہ انکی سیرت کا ہمیں پتہ نہ انکی طرز زندگی کا ہمیں پتہ حضرات محترم ایمان کی ایمان حفاظت بہت ضروری ہے اب ایمان کی حفاظت کیسے ہو تو امام غزالی لکھتے ہیں جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے اور روح کی سلامتی کم گناہوں میں ہے اور ایمان کی سلامتی کثرت کے ساتھ حضور پر درود پاک پڑھنے میں ہے ارے ہمارا ایمان تو اتنا مستحکم ہونا چاہیے کہ ہمارے مردہ جسم اس بات کی گواہی دیں

(مؤلف) محمد سھیل اختر چشتی صمدی

(اعلی حضرت) انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا